الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
⊙ Email: darulifta@gmail.com ⊙ Web: http://fatawa.binoria.org ⊙ Ph: +92-21-2560300\2560400 ⊙ Fax: +92-21-2564686

Name :> **ahsan shafiq**
Address :> **Karachi**
Sebject :> **SOOD**

Serial No :> **3854**
Fatwa No :> 37747
Date :> **12/1/2008**
Email :>

Question :>
ASALAMOALIKUM,
I want to ask about the bank job \"standard chartered\" is sood free or halal for me. and is phone banking is right.please send answer urgently.

محترم جناب مفتی صاحب
السلام علیکم
"اسٹینڈرڈ چارٹرڈ" بینک کی ملازمت اختیار کرنا کیسا ہے؟ کیا وہ سود سے پاک ہے اور میرے لئے حلال ہے؟ اور فون بینکنگ کا کیا حکم ہے؟ براہ کرم جلدی جواب ارسال فرمائیں۔ ——— احسن شفیق / کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

بینک کی ملازمت کے حکم میں تھوڑی تفصیل ہے وہ یہ کہ بینک کی ایسی ملازمت جسکا تعلق براہ راست سودی معاملات سے ہے، جیسے منیجر اور کیشئر وغیرہ کی ملازمت، ایسی ملازمت بالکل ناجائز اور حرام ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ و قال ھم سواء (مسلم ص۲۷ ج۲)" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے سود دینے والے اور سودی تحریر لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔

اور ایسی ملازمت سے ہونیوالی آمدنی بھی حرام ہے لیکن بینک کی وہ ملازمت جسکا تعلق براہ راست سودی معاملات سے نہیں، نہ اسکا تعلق سود کے لکھنے سے ہے، نہ سود پر گواہ بننے سے ہے اور نہ سودی معاملات میں کسی قسم کے شرکت سے ہے، جیسے چوکیدار کی ملازمت، ایسی ملازمت اور اس سے حاصل ہونیوالی آمدنی کے متعلق علماء کرام کی رائے مختلف ہیں۔ ایک رائے یہ ہیکہ بینک کی ملازمت ایسی ملازمت ہے جسکا سودی معاملات سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں یہ بھی جائز نہیں کیونکہ ایسے ملازمین کا اگرچہ سودی معاملات میں کوئی عمل دخل نہیں لیکن انہیں جو تنخواہ دیجاتی ہے وہ ان رقوم کے مجموعہ سے دیجاتی ہے

جاری ہے

جو بنک میں موجود ہوتی ہیں اور اسمیں سود بھی شامل ہوتا ہے اسلئے
ایسی ملازمت بھی جائز نہیں ۔

جبکہ دوسری رائے یہ ہیکہ بنک کی صرف ایسی ملازمت جسکا سودی معاملات
سے کسی قسم کا تعلق نہیں یہ جائز ہے اور اسکی وجہ یہ ہیکہ ان ملازمین کو تنخواہ
دیجاتی ہے وہ اگرچہ ان رقوم کے مجموعہ سے دی جاتی ہے جو بنک میں موجود ہوتی ہے
لیکن بنک میں موجود رقوم ساری سودی نہیں ہوتی، بلکہ اسمیں کئی قسم کی رقمیں مخلوط
ہوتی ہیں ۔ یعنی وہ رقوم بھی ہوتی ہیں جو لوگوں نے ــــــ اپنے کھاتوں میں
جمع کروائی ہوتی ہیں یعنی بنک نے وہ رقم قرض کے طور پر لی ہوتی ہیں اور وہ
رقوم بھی ہوتی ہیں جو بنک مالکان کا اصل سرمایہ ہے اور وہ رقوم بھی ہوتی ہیں
جو بطور سود کے حاصل کی گئی ہیں لیکن بنک میں جمع ان مخلوط رقوم میں اکثر
پہلی دو قسم کی ہوتی ہیں اور آخری قسم کی رقوم ان کی بہ نسبت کم ہوتی ہیں ۔
اسلئے بنک میں موجود رقوم میں اکثر رقوم حلال ہوتی ہیں لہذا اگر اس مجموعی
مخلوط رقم سے ایسے ملازم کو تنخواہ دیجاتی ہے جسکا سودی معاملات سے
کسی قسم کا تعلق نہیں تو اسکے لئے ایسی ملازمت اور اس سے حاصل ہونیوالی
تنخواہ حرام نہیں ۔ البتہ بہتر یہی ہیکہ بنک کی ایسی ملازمت بھی اختیار نہ
کی جائے ۔

جبکہ فون بنکنگ کی پوری تفصیل لکھ کر اسکا حکم شرعی بھی معلوم کیا جاسکتا ہے ۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد آصف کان اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۳ / محرم الحرام / ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲۳ / محرم / ۱۴۲۹ھ

دار الافتاء
۳۷۷۴۷

الجواب صحیح
[illegible]
صدر دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۲۳ محرم الحرام / ۱۴۲۹ھ